

میں موہاں چوری اور (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 46) | - برطانوی میری (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 47)

کمہ مشترکہ معاہدہ، امت کا اتحاد

بلغرہ دیشی وزیراعظم کے مشیر برائے خارجہ امور مہاویں کبیر نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ اُن کا ملک سعودی عرب، پاکستان اور ترکیہ پر مشتمل کسی بھی معاشی یا دفاعی فریم ورک کا حصہ بننے کے لئے تیار (ہوسکتا) ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ بلغرہ دیش حتیٰ فیصلہ اپنے قومی مفادات، عالمی معیشت اور تجارتی تہذیبوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کے ساتھ معمول کے سفارتی، تجارتی اور عوامی تعلقات کو مزید مضبوط بنایا جا رہا ہے۔ بلغرہ دیشی میڈیا کے مطابق مہاویں کبیر نے یہ بھی بتایا کہ سعودی ولی عہد کی دعوت پر بلغرہ دیشی وزیراعظم کے دورِ کرپا یاض کو گرمیوں کے بعد حتیٰ شکل دی جائے گی۔

کمہ مشترکہ دفاعی معاہدے میں بلغرہ دیش کی شمولیت کے اشارے نے اِس اتحاد کی ستر ٹینک اہمیت کو مزید اجاگر کر دیا ہے، اِس سے عیاں ہو رہا ہے کہ یہ پیشرفت اپنے اندر اس قدر بھیگہ اثرات رکھے ہوئے ہے۔ خیال رہے کہ رواں ہالے سے پانے والے اس سنگلی دفاعی معاہدے کی رو سے کسی ایک ملک پر حملہ تمام اتحادی ملک ایک پر حملہ تصور ہوگا۔ اِس پیش رفت کے بعد امریکا کی جارحی کی کشرق و سبلی اور جنوبی ایشیاء میں سکيورٹی کا روایتی ڈھانچہ تبدیل ہو جائے گا۔ اِس اتحاد کی بدولت ایک ایسا نیا علاقائی نظام تشکیل پاسکتا ہے جس میں سکيورٹی کا زبایدہ دور و مدار علاقائی اتحاد اور خود انحصاری پر ہو۔ پیشتر مسلم ملک ماکہ وہ مشرق وسطیٰ کے یوں یا جنوبی ایشیاء کے، اِس اتحاد میں شمولیت کے خواہاں ہیں کیونکہ انہیں شاید اِس میں اپنی سلامتی اور بقا و نظر آتی ہے۔ اِس معاہدے پر بحث مسلم دنیا تک ہی محدود نہیں بلکہ امریکی پالیسی سازوں اور جریڈوں میں بھی اِس پر گفتگو ہو رہی ہے۔ امریکی جریڈ سے فارن پالیسی ان فوس (ایف پی آئی ایف) نے کہ باہی دفاعی معاہدے کے ذریعے پاکستان کی برہتی ہوئی علاقائی اہمیت بیان کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ یہ معاہدہ پاکستان کے لئے ستر ٹینک وسعت، سفارتی اثر پری اور علاقائی توازن کا بہترین ذریعہ ہے۔ جریڈ سے کے مطابق واشنگٹن میں برقرار سفارتی وزن اور امریکی صدر کی حمایت اِس بات کی عکاس ہے کہ یہ تینوں ممالک خطے کے دفاع کا قاور پائیدار آئمن میں تعمیری کردار ادا کرنے کے عزم پر کار بند ہیں۔

گریڈ سے کے ذریعے پاکستان کی برہتی ہوئی علاقائی اہمیت بیان کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ یہ معاہدہ پاکستان کے لئے ستر ٹینک وسعت، سفارتی اثر پری اور علاقائی توازن کا بہترین ذریعہ ہے۔ جریڈ سے کے مطابق واشنگٹن میں برقرار سفارتی وزن اور امریکی صدر کی حمایت اِس بات کی عکاس ہے کہ یہ تینوں ممالک خطے کے دفاع کا قاور پائیدار آئمن میں تعمیری کردار ادا کرنے کے عزم پر کار بند ہیں۔ قرار دیا ہے۔ حال ہی میں ایک امریکی ڈیموکریٹک سینئر نے بھی پاکستان کی سفارتی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے مشرق وسطیٰ اور مکہ معاہدے کے تناظر میں اُس کے کردار کو سراہا۔ اُن کا کہنا تھا کہ بہترین حل ہمیشہ جنگ بندی اور سفارتی مذاکرات کی بحالی میں مضمر ہوتا ہے اور پاکستان پورے مشرق وسطیٰ میں اُسن قائم کرنے میں بنیادی کردار ادا کرنے کی پوڈیشن میں ہے۔ یاد رہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بھی پاکستان، سعودی عرب اور ترکیہ کے اِس اتحاد کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے بڑا، دلیرانہ اور معنی خیز پہلا قدم قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ یہ مشرق وسطیٰ کے متحد ہونے کی علامت ہے۔ دوسری جانب اِس معاہدے نے بھارت اور اسرائیل جیسے ممالک میں تشویش کی لہر دوڑادی ہے۔ اسرائیل میں بعض حلقے اِس معاہدے کو تشویشناک پیشتر قرار دیتے ہوئے خاصے بے چین ہیں، انہیں یہ اتحاد ایک آنکھ میں بھرا ہوا اور اسے وہ اپنے خلاف کسی اتحاد کے طور پر دیکھتے ہیں۔ بھارتی ماہرین اور تجزیہ کار اِس معاہدے کو براہ راست اپنے مفادات کے خلاف سمجھ رہے ہیں۔ بھارت میں اِس بات پر شندید بحث جاری ہے اور طرہ طرح کی تاویلیں پیش کی جا رہی ہیں کہ بلغرہ دیش کو اِس معاہدے میں شمولیت سے فائدے کے بجائے نقصان ہوسکتا ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ بلغرہ دیش انفسیاتی طور پر بھارت کے دباؤ سے آزاد ہوگا اور اسے اپنی خود مختاری کے تحفظ میں آسانی ہو گی۔ بھارت اسے تنہا سمجھ کر بلیک میل نہیں کر سکے گا۔ پاکستان، سعودی عرب اور ترکیہ کو چاہئے کہ بلغرہ دیش کی طرف سے معاہدے میں شامل ہونے کے عندیے کو عملی شکل دینے کے لئے اُس پرتشیدگی سے غور کریں۔

بلیشر عاشر عوی نے روہانی آرٹ پرنٹنگ پریس 35/E چٹائی پلازہ فضل حق روڈ بلیواریا

اسلام آباد سے چھوڑا کیونکہ غورالعربش پلازہ، غوری ٹاؤن وی آئی ٹی اسلام آباد سے شائع کیا

رابطہ آئش: سیکرٹورالعربش پلازہ، غوری ٹاؤن وی آئی ٹی اسلام آباد

آئش: سٹرٹ نمبر 10، 11th ایونیو، کراچی انڈیا اسلام آباد

جب میرا خط روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا!

میرا ایک دوست عمرے کے لیے سعودی عرب جانے سے ایک دن پہلے ملا۔ جب اس نے بتایا ہے میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سرزمین پر جا رہا ہے تو دل بھر آیا مجھ اس قدر بھاری ہو گیا کہ زبان لفظوں تلے دبی گئی۔ کچھ لمے دل کی بے ترتیب دھڑکنوں کو سنبھالنے میں لگے، جوں کھلتے تو میں اس سے درخواسنے کی کہ یا میرا ایک کام کرو کہ احسان ہوگا تمہارا؟ اُس نے کہا یلو! میں نے بتایا کہ میں نے ایک خط حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لکھا ہے جو پہلے ایک دفعہ روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا تو تھا کر قاصد نے جب خود پڑھا تو جانے کس خیال میں کم ہوگا روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑنے کی ہمت نہ ہوئی یا اس خیال میں گرفتار ہو گیا کہ جس احسانات و جذبات سے لکھا گیا اس کیفیت کے ساتھ پڑھا میں جانے لگا اور میرا کس کا غامضی طاری ہوئی کہ قاصد نے اِس امانت کو خاند کہیں اللہ کے سامنے قویٰ کرے

کے ذمہ انبیا و اعدا میں پیش کر دیا۔ اِس کے عمل کا بھی شکر ہے، مگر میرا دل بھی و روحانی عمل نہ ہوئی اور میں نے صبر کا جو بھار بھارا رکھا تھا وہ امانت بنا کر اپنے اس دوست کے کزحوں پر کودیا کہ میرا خیر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پڑھ کر پیش کرنا۔

اِس نے جانی بھرے ہوئے راہیلے میں رہنے کا کہا جب وہ بھیڑی میں روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز عشاء کے بعد بیٹھا ہوا تھا تو اِس نے روضہ مبارک کی جانب موٹا کبیرہ کر کے مجھ کو منٹ کی دیو کا ریمپنگ کی جس میں اعیہہ حملہ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب جانتے ہیں وہ سارے امتیوں کے دلوں میں پیدا ہوئے اک ایک خیال سے واقف ہیں نظر صاحب دل بھجوا نہ کیا کرو۔ انگلے دن جب میں نے موٹاں چپک چپک ایک دل بھر آیا اور کم آنکھوں لرزٹے لگے میں اسے شکر یہ کاوش کش کرٹے ہوئے کہا آپ نے کہا دل بھجوانا نہ کیا کروں۔ میں کیا کروں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملے میں میرا میرے دل پر اختیار نہیں ہے چھوٹا بڑا کھلا بچہ جس میں نہیں رہتا ہے قابو ہو جاتا ہے۔ آپ کو مالی قوت حاصل ہے آپ روٹے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر آجاتے ہوگر میں دولت محبت کی بے پناہ خدمت میں مال کی دی میں یہ برا ورد آپ نہیں سمجھو گے۔ میرا اسلام پہنچانے کا شکر ہے۔ (پلرڈے لگے بجلی آنکھیں نکا پیتے، ادب، ترقیاتی زبان، ترتیبی ذوق، سستی، محبت، ادب، کسک میں پیش ہوئی کیفیت یہ سنی جو میری آواز میں پوشیدہ تھی مگر یہی اُن زردہ فاضوں نے جن میں میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سانس لیے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی بارگاہ میں پیش کر دیے تھے) اِس کیفیت کو گزرے اُنکی دو دینیں کھلے ہی ہوئے تھے کہ میرا ایک دوست جو روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھا اس نے مخصوص میرے لیے میرا اسلام بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پہنچانے کے دیو بے بار کھینچے کبیر کیڑی۔ جیسے دیکھنے کے بعد میں ناجائز سنی دیر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم روایہ یہ میرے کبے بغیر ہوا تھا۔ سنی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے سلام کا جواب

ایران پر اقتصادی دباؤ اور مزاحمت کی نئی آزمائش

ایران اور امریکا کے درمیان کی دہائیوں سے جاری کشیدگی اب کھس سفارتی اختلافات تک محدود نہیں رہی بلکہ اقتصادی پابندیاں، مالیاتی تقاضیں اور تجارتی رکاوٹیں اس محاذ آرائی کے ہم عصیا رہن بن چکی ہیں۔ ایران کی وزارت خارجہ کے سربراہ سعید سہاوی و بین الاقوامی مطالعات کے سربراہ سعید خطیب زادہ کے حالیہ بیانات اسی جن منظر میں

اہمیت رکھتے ہیں، جن میں انہوں نے اِس عزم کا اظہار کیا ہے کہ ایرانی قوم ہامش کی طرح ایک مرتبہ "پھر" اقتصادی دہشت گردی" کا مقابلہ کرنے میں مقصدہ اترے گی۔ یہ موقع پر ایرانی خبر رساں ادارے ارناسے کھٹکوتے ہوئے خطیب زادہ نے کہا کہ امریکی پالیسی، مخصوص یہ کہ زیادہ دباؤ اور اقتصادی پابندیاں کا مقصد ایرانی عوام کی قوت مزاحمت کو زور دنا ہے۔ ان کے مطابق ایرانی حکومت تمام قومی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اور اپنی اداروں کے درمیان تعاون کی کوشش جاری رکھے گی۔

اِس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اقتصادی پابندیاں بظاہر حکومتوں پر دباؤ ڈالنے کے لیے عائد کی جاتی ہیں، لیکن ان کے اثرات اکثر عام شہریوں تک پہنچتے ہیں۔ بینکاری نظام، مالیاتی لین دین، تجارت، سرمایہ کاری، جہاز رانی اور عوامی

اِس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اقتصادی پابندیاں بظاہر حکومتوں پر دباؤ ڈالنے کے لیے عائد کی جاتی ہیں، لیکن ان کے اثرات اکثر عام شہریوں تک پہنچتے ہیں۔ بینکاری نظام، مالیاتی لین دین، تجارت، سرمایہ کاری، جہاز رانی اور عوامی

سیرت نبویؐ انسانیت کے لیے جامع ضابطہ حیات"

تقیوں اور مسکینوں کی نکالت کو یقینی قرار دیا اور مکر وہ بیعتا کو معاشرے میں عزت و وقار بخشا۔ اسلامی تاریخ کا ایک عظیم واقعہ کہ ہے۔ کہ مدی کو لگے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ پر ظلم و ستم کے پھار توڑے، انہیں اپنے دلوں سے جبر سے بچھوڑا اور کئی برسوں تک اسلام کے خلاف سازشیں کرتے رہے، جب تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مغلوب نہ ہوئے تھے تو انہیں سخت سزا کا اندیشہ نہیں لیکن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکا کے بجائے رحمت اور معافی کا راستہ اختیار کیا۔ آپ نے فرمایا: "آج تم پر کوئی گرفت نہیں، ہاؤ تم سب آزاد ہو گے"۔ یہاں انسانی تاریخ میں غلو و درگزر، برداشت اور اعلیٰ اخلاق کی ایسی مثال ہے جس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ سچ کہنے کے لیے ہم سچ و دیا کو اسل ظاہت اقام لینے میں نہیں بلکہ معاف کرنے میں ہے۔

مدینہ کی ریاست اور انصاف کا نظام مدینہ مدورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسی نظامی ریاست قائم کی جس کی بنیاد عدل، مساوات اور قانون کی بحمرانی پر تھی۔ آپ کے نزدیک سب انسان برابر تھے اور کوئی شخص قانون سے بالاتر نہیں تھا۔ آپ نے حکمرانوں اور عوام دونوں کو انصاف کے یکساں معیار کا پابند بنایا۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریاست میں مذہبی آزادی کا بھی عمل احرام کیا جاتا تھا۔ مختلف مذاہب اور فرقوں کے لوگوں کو اپنے عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کی آزادی حاصل تھی۔ سب اصل آج کے جدید جمہوری معاشروں کے لیے بھی مشعل راہ ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا آخری اور جامع ترین پیچہ خطبہ بیچہ الوداع، جو آپ نے 10 جہری میں میدان عرفات میں ایک

ہوتا چاہیے۔ پابندیوں کو کو چنگ کے قہاں کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، لیکن اگر ان کا نتیجہ بڑے پیمانے پر شہری آبادی کی معاشی مشکلات میں اضافے کی صورت میں لگے اور ساتھ ہی کوئی قابل عمل سفارتی راستہ بھی موجود نہ ہوتو ان کی افادیت اور اخلاقی جواز دونوں پر سوال اٹھتے ہیں۔

اِس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ایران سے متعلق عالمی برادری کے جائز تحفظات کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ جوہری پروگرام، علاقائی سلامتی اور مغربی ممالک کے ساتھ اختلافات جیسے معاملات

متنبہ مذکرات اور قابل اہتمام سفارتی طاقتوں کی دستیابی ہیں۔ مستقل محاذ آرائی، ان مسائل کا پائیدار حل نہیں۔ ایرانی حکومت پر بھی دوسری عام ہوتی ہے کہ بہتر اقتصادی بحمرانی، سرمایہ کاری کے فروغ، عوامی کے خاتمے اور عوام کی قوت خیر یہ کے تحفظ کے ذریعے داخلی اقتصادی استحکام کو مضبوط کرے۔ قومی مزاحمت کا یقینی مفہم اسی وقت رائے آتا ہے جب اِس کے کمرات عام شہریوں کے تحفظ اور معاشی استحکام میں بھی دکھائی دے۔ خطیب زادہ کا یہ عزم کہ ایرانی قوم ایک مرتبہ کھڑا ہو کر مقابلہ کرے ضروری ہے، ایران کے دیر بہ جزوقتی بیانیے کی عکاسی کرتا ہے۔ تاہم خطے اور عالمی برادری کے لیے اصل کا معیاری سلامتی کی وجہ مزاحمت اور دباؤ کا اس نہ ختم ہونے والے تسلطی جگہ مزاحمت کاوری کے مشرق وسطیٰ کو یہ پابندیوں، کشیدگی اور اقسام کے بجائے اپنے عالمی کے شہریت سے جو جائز حقوق کی خدمت کو دور کرکے، عوام کی اقتصادی مشکلات کم کریں اور اختلافات کو طاقت کے بجائے سفارتی ذرائع سے حل کرنے کی راہ ہموار کریں۔

میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک انہیں ہونے دیتا ہوں۔ یہ خطبہ روحیت انسانی حقوق، اللہ کی کتاب اور میری سنت۔ آج دنیا بے شمار مسائل سے دوچار ہے۔ جنگیں، معاشی ناہمواری، مذہبی اختلافات، نسلی تعصب، علاقائی نزول اور ماحولیاتی بحمرانی پوری انسانیت کے لیے چٹخ بن چکے ہیں۔ ان مسائل کا مستقل حل سیرت نبویؐ کی تعلیمات میں موجود ہے۔ اگر ہم عدل کا پائیں، کمزوروں کے حقوق کا تحفظ کریں، خواہ مخواہ کے احرام کر لیں، محبت کے بجائے رواداری کو فروغ دیں اور انسانوں کے درمیان برادری کا تصور اپن کر تو معاشرے میں امن اور اتحاد پیدا ہو سکتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت میں لکھائی ہے کہ ایک شخص معاشرہ صرف توں سے نہیں ٹکس مساوات، اعلیٰ اخلاق، ہم دلی اور انصاف سے ٹھیکل پاسا ہے۔

حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری انسانیت کے لئے رحمت، عدل اور اخوت کے اصول کو اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک اور محبت سے پیش کرنے کی تعلیم آج بھی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے بارے میں اللہ سے رو بہگار ہے ان پر حقوق ہیں اور ان کے کم پر حقوق ہیں۔ آپ نے عورتوں کو اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک اور محبت سے پیش کرنے کی تعلیم آج بھی

حقوق کی طرف توجہ دلائے ہوئے فرمایا۔ "عورتوں کے بارے میں اللہ سے رو بہگار ہے ان پر حقوق ہیں اور ان کے کم پر حقوق ہیں۔ آپ نے عورتوں کو اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک اور محبت سے پیش کرنے کی تعلیم آج بھی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے بارے میں اللہ سے رو بہگار ہے ان پر حقوق ہیں اور ان کے کم پر حقوق ہیں۔ آپ نے عورتوں کو اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک اور محبت سے پیش کرنے کی تعلیم آج بھی

آج اگر انسانیت حقیقی اس، خوشحالی اور بھائی بھائی کی خواہاں ہے تو اسے سیرت نبویؐ کے سنہری اصولوں کو اپنی زندگیوں میں نافذ کرنا ہوگا۔ یہی وہ ابدی پیغام ہے جو ہر دور میں انسانیت کو اندر مریوں سے نکال کر روشنی، عدل اور باطنی کی منزل تک پہنچاتا رہے گا۔ آج اگر انسانیت حقیقی اس، خوشحالی اور باطنی احرام کی خواہاں ہے تو اسے سیرت نبویؐ کے سنہری اصولوں کو اپنی زندگیوں میں نافذ کرنا ہوگا۔ یہی وہ ابدی پیغام ہے جو ہر دور میں انسانیت کو اندر مریوں سے نکال کر روشنی، عدل اور باطنی کی منزل تک پہنچاتا رہے گا۔



مختصر تقریر

ایسے جہوں کا غیر جانب دارانہ اور قانونی دتا ہوا ہے جائزہ لینا بین الاقوامی اداروں کی ذمہ داری ہے۔ دہشت گردی کے خلاف عالمی جدوجہد اسی وقت موثر اور قابل اظہار ہوتی ہے جب دہشت گردین کے ساتھ ان کی قومیت، مذہب یا سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر یکساں سلوک کیا جائے۔ دہشت گردی جہاں بھی ہو اور جس کے خلاف بھی ہو اس کی مذمت اور شفاف تحقیقات ضروری ہیں۔ اسی اصول کا اخلاق اقتصادی پابندیوں پر بھی

لاکھ سے زائد صحابہؓ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ روحیت انسانی حقوق، اللہ کی کتاب اور میری سنت۔ آج دنیا بے شمار مسائل سے دوچار ہے۔

جنگیں، معاشی ناہمواری، مذہبی اختلافات، نسلی تعصب، علاقائی نزول اور ماحولیاتی بحمرانی پوری انسانیت کے لیے چٹخ بن چکے ہیں۔ ان مسائل کا مستقل حل سیرت نبویؐ کی تعلیمات میں موجود ہے۔ اگر ہم عدل کا پائیں، کمزوروں کے حقوق کا تحفظ کریں، خواہ مخواہ کے احرام کر لیں، محبت کے بجائے رواداری کو فروغ دیں اور انسانوں کے درمیان برادری کا تصور اپن کر تو معاشرے میں امن اور اتحاد پیدا ہو سکتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت میں لکھائی ہے کہ ایک شخص معاشرہ صرف توں سے نہیں ٹکس مساوات، اعلیٰ اخلاق، ہم دلی اور انصاف سے ٹھیکل پاسا ہے۔



احسن انصاری

اعلان فرمایا اور معاشی اِختصا ل کی تمام صورتوں کو ناجائز قرار دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جائلیت کے تمام سودی معاملات ختم کیے جاتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے بارے میں اللہ سے رو بہگار ہے ان پر حقوق ہیں اور ان کے کم پر حقوق ہیں۔ آپ نے عورتوں کو اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک اور محبت سے پیش کرنے کی تعلیم آج بھی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے بارے میں اللہ سے رو بہگار ہے ان پر حقوق ہیں اور ان کے کم پر حقوق ہیں۔ آپ نے عورتوں کو اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک اور محبت سے پیش کرنے کی تعلیم آج بھی



مادھوری ڈکشت کی 24 سال بعد ٹی وی پر واپسی



میں شو کا تعارف کرتے ہوئے بتی ہیں کہ جو پہلے نہیں ہوا، اب ہونے والا ہے۔ ہمارا شکر کہ ان میں گفتگو کا ویژن اور بیرونی زبان وادب کا اعلان کرپا۔ اداکارہ اب ایک نیا سلسلہ شروع ہوگا، کیونکہ اب میل بدلے والا ہے۔ ایک کے ساتھ وہ ناظرین کو نواں کارکردگی پیش کرنا شروع کی دھوت دیتی ہیں اور بتی ہیں کہ خود جتن کیا جاسکتا ہے۔ مادھوری نے اپنا تمام پر بھی پروموشن کرتے ہوئے شکر دار کے لیے اپنی فنی کا اظہار کیا۔ اداکارہ نے لکھا کہ "میں ہمارا کورپوٹیشن کی میزبان کی حیثیت سے اب اپنی زندگی کے ایک خاصے لمحے میں داخل ہو رہی ہوں اور اس سفر شروع کرنے کے لیے بہت بے چین ہیں۔

فن وثقافت

عامر خان بھی لیجنڈ مین اختر کے مداح ہیں ، بڑوت گیلیانی



کراچی (ٹریڈنگ ڈیسک) پاکستانی اداکارہ شروت گیلیانی نے اِکشاف کیا ہے کہ بھارتی اداکار عامر خان نے ان سے لیجنڈ مین اختر کے خولوز ناکی اسلام آباد ہیں۔ ایک حالیہ انٹرویو میں شروت گیلیانی نے بتایا کہ جب وہ دب سیریز چلیز بیرون ملک ریلیز ہوئی تو میرا متعدد بھارتی فحشیات سے رابطہ ہوا، اکی دوران عامر خان سے بھی رابطہ ہوا کیونکہ میں عامر خان کی

بشری انصاری نے ساڑہ لیوسٹ سے متعلق موٹا میڈیا دعوں کی تردید کردی



بشری نے اپنے سسرال کے ساتھ رہنے کے بجائے الگ گھر میں رہنا چاہتی تھی، جبکہ شوہر اپنے والدین کو چھوڑنے پر آمادہ نہیں تھا۔ بشری انصاری نے داغ کیا کہ وہ اقدیان کے لیے دوستوں سے متعلق تھا جو فیکٹر ہیں، لیکن بعض شوٹ میڈیا بھجھنے نے اِس بیان کو شہر و بیرونی زبان اور ساڑہ لیوسٹ سے شکست کر دیا۔ پچہ تازہ وہی الگ میں بشری انصاری نے کہا کہ وہ اپنی بیواری میں ہے ساتھ ایک پوزاکسٹ میں گفتگو کر رہی تھیں اور اسی وقت انہوں نے اپنے دوستوں کا یہ واقعہ سنایا۔ ان کے مطابق کسی نے ان کا ٹوکر ڈمر وڈ کرنا اور سرساز لیوسٹ اور خود بیواری کی تصاویر کے ساتھ یہ تاثر دیا کہ ان کا اشتہار اکی دونوں کی ازدواجی زندگی کی طرف تھا۔

طلاق یا علیحدگی سے متعلق خبریں بے بنیاد اور جعلی، عاثرہ خان بھڑک اٹھیں



کراچی (بیورو رپورٹ) پاکستان کی خوبو اداکارہ عاثرہ خان نے شوہر دانش تبور سے علیحدگی کی افواہوں پر خاموشی توڑ دی۔ حال میں عامر خان نے اپنا تمام اکاؤنٹ پر چند نمایاں تبدیلیاں کیں، اِس کے علاوہ ان کے اکاؤنٹ سے ایک پوسٹ کے علاوہ انہیں کبھی ہوا تصاویر بھی بنیادی نہیں جس پر عامر خانے جمران ہوئے۔ اداکارہ کی زندگی سے متعلق چند بیگزینوں میں اِس وقت اضافہ ہوا جب انہوں نے اپنے شوہر دانش تبور کے ذرا سے "مہرائی" کے فاصل کی سنبھا پرتیر قریب میں حرکت نہیں کی۔ تاہم اب عاثرہ خان نے ایک ٹیچ کی جانب سے کیے کے سوال کا جواب دیتے

